حج یا عمرے کے سفر میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت کے لیے کیا حکم ہوگا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-561

تاریخ اجراء: 08ربیع الثانی1446ھ/12اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر میاں بیوی حج یا عمرے کی ادائیگی کیلئے جا رہے ہوں اور اس دوران شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت کی عدت شروع ہو جائے گی، اب اس صورت میں وہ آگے کا سفر کیسے جاری رکھے اور کیا وہ بغیر شوہر یا محرم کے اپنے حج و عمرہ کے ارکان ادا کر سکتی ہے؟ نیز اگر مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو کیا اپنی عدت کے دوران مدینے شریف جا سکے گی یا مکہ شریف میں رہ کر ہی اپنے ہوٹل میں ویزے کے دن پورے کر کے اپنے شہر واپس آئے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر میاں بیوی حج یا عمرے کیلئے سفر پر روانہ نہ ہوئے ہوں، بس جانے کی تیاری ہو اور اس دوران شوہر کا انتقال ہو جائے، تو حج یا عمرے کی ادائیگی کیلئے نہیں جا سکتی، اُسے حکم ہے کہ سفر کا ارادہ ترک کر کے اپنی عدت پوری کرے۔

البتہ اگر میاں بیوی حج یا عمرے کے سفر کیلئے روانہ ہو چکے ہوں اور اس دوران شوہر فوت ہو جائے، تو عورت کی عدت تو بہر صورت شروع ہو جائے گی، مگر اب واپس گھر آنے یا نہ آنے اور آگے سفر جاری رکھنے میں کچھ تفصیل ہے:

(۱) اگر تو عورت سفر کرتے ہوئے ابھی صرف اس جگہ تک ہی پہنچی ہو کہ جہاں سے اپنے گھر واپسی کا سفر، شرعی مسافت (یعنی 92 کلو میٹر دور) نہ ہو تو حکم یہ ہے کہ عورت واپس اپنے گھر لوٹ آئے اور عدت کے ایام پورے کرے اور آگے کا سفر جاری نہ رکھے۔

(۲) اور اگر سفر طے کر کے عورت ایسی جگہ پہنچ چکی ہو کہ جہاں سے مکہ مکرمہ کا سفر، شرعی مسافت (92 کلو میٹر) پر نہ ہو جیسے عورت جدہ پہنچ چکی ہو اور وہاں شوہر کا انتقال ہو جائے، تو اس صورت میں عورت اپنا سفر جاری رکھے گی۔

(۳) اگر ایسی جگہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہو جائے کہ جہاں سے عورت کیلئے واپسی گھر کا راستہ اور مکہ مکرمہ کا راستہ دونوں ہی شرعی مسافت پر ہوں تو ایسی صورت میں جبکہ دونوں جگہیں شرعی مسافت پر ہوں تو اصل حکم کے مطابق عورت بغیر محرم کے نہ واپس آسکتی ہے اور نہ آگے کا سفر کر سکتی ہے، مگر ظاہر ہے کہ اس میں عورت کیلئے سخت دشواری ہے، لہذا ضرورت کے پیش نظر عورت کو اجازت ہو گی کہ وہ اس صورت میں گروپ کی نیک پارسا عورتوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سفر جاری رکھے، اور ان سب صورتوں میں مکہ مکرمہ پہنچ کر گروپ کی نیک عورتوں کے ساتھ مل کر حج یا عمرے کے ارکان کو ادا کرے، اور اس کے بعد جب تک مکہ مکرمہ میں رہے گی وہیں اپنے ہوٹل کے کمرے میں دن پورے کرے گی، اور بلا شرعی ضرورت کے اپنے ہوٹل کے کمرے سے باہر نہیں جا سکتی، کیونکہ ہوٹل میں اس کا قیام عدت کے طور پر ہو گا، اور عدت والی عورت کو بلا ضرورتِ شرعی اپنے جائے مقام سے نکلنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ پھر اگر مکہ مکرمہ سے شیڈول کے مطابق مدینہ شریف گروپ کی روانگی ہو تو اگر وہ عورت کسی طرح چند قابل اعتماد عورتوں کے ساتھ مل کر مکہ مکرمہ میں قیام کر سکتی ہو تو وہیں رہے گی، ورنہ بامرِ مجبوری گروپ کی عورتوں کے ساتھ مدینہ شریف کیلئے چلی جائے لیکن مدینہ شریف پہنچ کر بھی اپنے ہوٹل کے کمرے میں ہی رہے گی، ہوٹل سے باہر مسجد نبوی شریف اور دیگر مقدس مقامات کی زیارات پر نہیں جا سکتی۔ جب اس عورت کی مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ سے وطن واپسی ہو تو اس کیلئے بغیر محرم کے واپس آنا جائز نہیں ہو گا، لہذا اگر محرم کا وہاں آنا ممکن ہو تو اُسے بلائے اور اس کے ساتھ واپس وطن کو سفر کرے، ورنہ اگر بلانا، ممکن نہ ہو یا وہ نہ آسکتا ہو تو اب مجبوری کی صورت میں گروپ کی نیک پارسا عورتوں کے ساتھ ہی واپس چلی آئے اور وطن پہنچ کر پہلے جس جگہ عدت گزارنا آسان ہو وہاں اپنی عدت کے بقیہ ایام پورے کرے، ورنہ پھر شوہر کے گھر میں جا کر عدت گزارے۔

دورانِ عدت عورت کو اپنے گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت سے متعلق اللہ تعالی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ”لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ“ ترجمہ کنز العرفان: تم عورتوں کو (ان کی عدت میں) ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔ (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت: 1)

اگر دوران سفر شوہر کا انتقال ہو جائے اور واپسی کا سفر، شرعی مسافت پر نہ ہو، تو عورت واپس لوٹ آئے گی اور اگر واپسی شرعی مسافت ہو اور مقصد کی طرف شرعی مسافت نہ ہو تو سفر جاری رکھے گی، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(أبانها أو مات عنها في سفر) ولو في مصر (وليس بينها) وبين مصرها مدة سفر رجعت ولو

بین مصرھا مدتہ وبین مقصدھا أقل مضت"ترجمہ: عورت کو خاوند نے طلاق بائن دے دی یا وہ فوت ہو گیا، اگرچہ شہر میں، اور عورت اور اس کے وطن کے درمیان مدت سفر نہ ہو تو عورت لوٹ آئے اور اگر اس کے اور وطن کے درمیان مدت سفر ہو اور عورت کے اور اس کے مقصد کے درمیان مدت سفر سے کم ہو تو عورت سفر جاری رکھے۔(تنویر الابصار مع در مختار، جلد 5، صفحہ 232، دار المعرفۃ، بیروت)

اگر دونوں طرف شرعی مسافت ہو تو ضرورت کے پیش نظر نیک پارسا عورتوں کے ساتھ سفر جاری رکھنے کی اجازت ہوگی، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت علیہ رحمۃ الرحمن نے بے شوہر و محرم والی عورت کو اس عورت کے جیسی فرمایا ہے جس کا شوہر مکہ معظمہ کے راستے میں فوت ہو جائے، اور دونوں طرف مسافت شرعی ہونے کی صورت میں اسے آگے سفر جاری رکھنے اور حج کرنے کی اجازت دی ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرمایا:"اور اگر شوہر و محرم نہیں رکھتی تو اگر اتنی دور پہنچ گئی کہ مکہ معظمہ تک مدت سفر نہیں مثلا جدہ پہنچ گئی تو اب چلی جائے اور واپس نہ ہو کہ واپسی میں سفر بلا محرم ہے اور وہ حرام ہے،"وكانت كمن أبانها زوجها أو مات عنها ولو في مصر وليس بينها وبين مصرها مدة سفر رجعت ولو بين مصرها مدة وبين مقصدها أقل مضت"(ترجمہ: مثلاً اس عورت کو خاوند نے طلاق بائن دے دی یا وہ فوت ہو گیا اگرچہ وہ شہر تھا اور اس عورت اور اس کے وطن کے درمیان مدت سفر نہیں تو وہ عورت لوٹ آئے اور اگر اس کے وطن کے لیے مدت سفر ہو اور مقصد کے لیے مدت سفر کم ہو تو سفر جاری رکھے)، پھر بعد حج مکہ معظمہ میں اقامت کرے بلا محرم گھر کو واپس آنا بلکہ مدینہ طیبہ کی حاضری ناممکن ہے۔۔۔(اور) اگر دونوں طرف مدت سفر ہے تو بلا سخت تر ہے اور جانا یا آنا کوئی بھی بے گناہ نہیں ہو سکتا، مگر بہ حصول محرم یا تحصیل شوہر۔۔۔ اگر یہ بھی ناممکن ہو تو سب طرف سے دروازے بند ہیں پوری مضطرہ ہے، اگر ثقہ معتمدہ عورتیں واپسی کے لیے ملیں تو مذہب امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر عمل کر کے ان کے ساتھ واپس آئے، اور جانے کے لیے ملیں تو انکے ساتھ جائے انھیں کے ساتھ واپس آئے کہ تقلید غیر عند الضرورۃ بلا شبہہ جائز ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 707، 708، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی حج و عمرہ میں ایک سوال کے جواب میں ہے:"اگر دوران حج یا حج سے قبل کسی عورت کا شوہر قضاء الٰہی سے انتقال کر جائے تو اس عورت کا کوئی محرم موجود ہو تو اس کے ساتھ حج پورا کرے۔ اگر محرم نہ ہو تو گروپ کی ایسی

عورتوں کے ساتھ حج پورا کرے جو خدا ترس اور دیندار ہوں اور مقررہ مدت کے بعد گھر پہنچ کر عدت کے بقیہ ایام گھر پر پورے کرے۔"(فتاوی حج وعمرہ، حصہ 2، صفحہ 153-154، جمعیت اشاعت اھلسنت)

مفتی نظام الدین رضوی صاحب لکھتے ہیں:"(جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے) وہ حج کرے، بعد حج مکہ معظمہ میں عدت گزارے لیکن اس زمانے میں حکومت سعودیہ کے سخت قانون اور اس پر سختی سے عمل کی وجہ سے وہاں پورے زمانہ عدت تک قیام سخت دشوار ہے اور حرج وضرر کا باعث بھی، اس لیے اسے اجازت ہے کہ اپنے ملک میں آکر عدت گزارے۔ اگر یہ ممکن ہو کہ اپنے ملک میں جہاں پہلے پہنچی وہاں عدت گزار سکے یا اس سے قریب ترین آبادی میں تو وہیں عدت گزارے اور یہ بھی دشوار ہو تو ناچار ہے، شوہر کے گھر پہنچ کر عدت کے ایام پورے کرے۔"(آپ کے مسائل، صفحہ 92-93، ملتقطا، مکتبہ برھان ملت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net